فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۷۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ **ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:**

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا، وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ.

''اللہ! مجھے مسکینی کی زندگی پر زندہ رکھنا، مسکینی میں ہی موت دینا اور مجھے مساکین کے ساتھ اٹھانا۔''

(سنن ابن ماجه : 4126)

جواب: سند ضعیف ہے۔

① **ابوفروہ یزید بن سنان تمیمی ''ضعیف'' ہے۔**

② **ابومبارک ''مجہول'' ہے۔**

❀ **امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔**

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 2918)

❀ **امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

هُوَ شِبْهُ مَجْهُولٍ.

''یہ مجہول سا ہے۔''

(الجرح والتّعديل : 446/9)

اس کے دیگر طریق بھی ضعیف ہیں۔

❀ اس حدیث کی سند کو حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(البدر المُنير : 367/7)

❀ حافظ بوصیری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مِصباح الزّجاجة : 218/4)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے:

مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَرَأَ وَكَتَبَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے پڑھنا لکھنا جان چکے تھے۔''

(سِيَر أَعلام النُّبَلاء للذّهبي : 190/14)

جواب: سند ضعیف و مرسل ہے۔

① مجالد بن سعید جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

فتح الباری (۷/۵۰۴) میں مجالد کی تصحیف مجاہد سے ہوگئی ہے۔

② عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ تابعی ہیں، وہ براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیسے خبر دے سکتے ہیں؟

❀ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔

(مَجمع الزّوائد للهيثمي : 271/8، ذيل الموضوعات للسّيوطي :217/1)

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُنْقَطِعٌ وَفِي رُوَاتِهٖ جَمَاعَةٌ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَالْمَجْهُولِينَ .

''یہ حدیث منقطع (مرسل) ہے، اس میں کئی ضعیف اور مجہول راوی ہیں۔''

(السّنن الکبریٰ : 43/7)

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ، لَا أَصْلَ لَهٗ .

''یہ ضعیف ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر : 62/5)

(سوال): درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحٰى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي : أَنَّهٗ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

''اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات بذریعہ وحی مجھے علی کے بارے میں تین باتیں بتائیں؛ تمام مومنوں کے سردار ہیں، متقین کے امام اور (روز قیامت) نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔''

(المُعجم الصّغیر للطّبراني، ص 210، ح : 1012)

(سوال): جھوٹی روایت ہے۔

① عیسیٰ بن سوادہ نخعی کذاب ہے۔

(مَجمع الزّوائد للهیثمي : 121/9)

② محمد بن مسلم بن عبدالعزیز اشعری مجہول ہے۔

③ مجاشع بن عمرو کذاب ہے۔

۞ **شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

كُلُّ مَنْ لَهُ أَدْنٰى مَعْرِفَةٍ بِالْحَدِيثِ يَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا كَذِبٌ مَوْضُوعٌ لَمْ يَرْوِهِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي كِتَابٍ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ لَا الصِّحَاحِ، وَلَا السُّنَنِ، وَلَا الْمَسَانِدِ الْمَقْبُولَةِ، الثَّالِثُ : أَنَّ هٰذَا مِمَّا لَا يَجُوزُ نِسْبَتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ قَائِلَ هٰذَا كَاذِبٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَزَّهٌ عَنِ الْكَذِبِ، وَذٰلِكَ أَنَّ سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ .

''یقیناً یہ جھوٹ ہے، باتفاق محدثین من گھڑت ہے، حدیث کا ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ اسے محدثین نے کسی معتبر کتاب میں نقل نہیں کیا، وہ صحاح ہوں، سنن ہوں یا مسانید ہوں۔ تیسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کی نسبت کرنا جائز نہیں، کیونکہ اسے بیان کرنے والا جھوٹا ہے، رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک اس جھوٹ سے پاک ہے اور یہ کہ تمام مومنوں کے سردار، متقین کے امام اور (روز قیامت) نورانی چہروں والوں کے قائد باتفاق المسلمین نبی کریم ﷺ ہی کی ذات مبارک ہے۔''

(مِنهاج السّنّة : 7/386-387)

(سوال): درج ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ .

''لوگو! بلاشبہ میں رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہوں۔''

(مُعجم ابن الأعرابي : 2452، المُستدرك للحاكم : 100)

(جواب): روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا مالک بن سعیر تمیمی کی خطا ہے، دراصل یہ ابوصالح کی مرسل ہے، یہی درست ہے، جیسا کہ امام بخاری اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔

(العِلل الكبير للتّرمذي : 665، عِلَل الدّارقطني : 1897)

(سوال): درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ .

''میری قبر کے پاس درود پڑھیں گے، میں اسے سنوں گا اور دور سے مجھ پر درود بھیجیں گے، تو مجھے پہنچا دیا جائے گا۔''

(شُعَب الإيمان : 1481، حياة الأنبياء في قبورهم للبيهقي : 19، الضُّعَفاء الكبير للعُقَيلي : 136/4، تاريخ الخطيب : 292/3، التّرغيب والتّرهيب لقِوام السُّنّة : 1666)

(جواب): من گھڑت روایت ہے:

① محمد بن مروان سدی ''متروک وکذاب'' ہے۔

امام احمد بن حنبل، امام ابوحاتم رازی، امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام نسائی، امام جوزجانی اور امام ابن عدی رحمہم اللہ وغیرہ نے اس پر سخت جرح کر رکھی ہے۔

② اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

محدثین اعمش کی ابوصالح سے عن والی روایت کو ''ضعیف'' ہی سمجھتے ہیں۔

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) اعمش کی تدلیس کے بارے میں لکھتے ہیں:

عِنْدِي أَنَّ إِسْنَادَ الْحَدِيثِ الَّذِي صَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ مَعْلُولٌ، لِأَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِ رِجَالِهِ ثِقَاتٍ أَنْ يَّكُونَ صَحِيحًا، لِأَنَّ الْأَعْمَشَ مُدَلِّسٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ سَمَاعَهُ مِنْ عَطَاءٍ، وَعَطَاءٌ يَّحْتَمِلُ أَنْ يَّكُونَ هُوَ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ، فَيَكُونُ فِيهِ تَدْلِيسُ التَّسْوِيَةِ بِإِسْقَاطِ نَافِعٍ بَيْنَ عَطَاءٍ وَّابْنِ عُمَرَ .

''میرے خیال میں جس حدیث کو ابن قطان نے ''صحیح'' کہا ہے، وہ معلول (ضعیف) ہے، کیونکہ راویوں کے ثقہ ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا۔ اس میں اعمش ''مدلس'' ہیں اور انہوں نے عطاء سے سماع کا ذکر نہیں کیا، یہ احتمال بھی ہے کہ اس سند میں مذکور عطاء، خراسانی ہوں، یوں اعمش کی تدلیس تسویہ بن جائے گی، کیونکہ اس صورت میں انہوں نے عطاء اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نافع کا واسطہ بھی گرا دیا ہے۔''

(التّلخيص الحَبير : 19/3)

✿ امام عقیلی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَا أَصْلَ لَهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ، وَلَا يُتَابِعُهُ إِلَّا مَنْ هُوَ دُونَهُ .

''یہ حدیث اعمش کی سند سے بے اصل ہے۔ محفوظ بھی نہیں۔ محمد بن مروان کی متابعت اس سے بھی کمزور راوی کررہا ہے۔'' (الضّعفاء الكبير : 137/4)

سنن بیہقی میں ابوعبدالرحمٰن، اعمش سے بیان کرتا ہے۔

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ؛ فِيمَا أَرٰى، وَفِيهِ نَظَرٌ .

''میرے مطابق ابوعبدالرحمٰن، محمد بن مروان سدی ہے اور اس پر کلام ہے۔''

(حياة الأنبياء في قُبورهم، ص 103)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ .

''یہ حدیث ثابت نہیں۔'' (المَوضوعات :303/1)

❁ حافظ ابن دحیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ . ''یہ من گھڑت حدیث ہے۔''

(تخريج أحاديث الكشّاف للزّيلعي : 135/3)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ عَلَى الْأَعْمَشِ بِإِجْمَاعِهِمْ .

''محققین کا اجماع ہے کہ یہ حدیث گھڑ کر اعمش سے منسوب کر دی گئی ہے۔''

(مَجموع الفتاوى : 241/27)

❁ حافظ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ أَصْلٌ .

''یہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔''

(الصّارم المُنكي في الرّدّ على السّبكي، ص 215)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ نَظَرٌ، تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ الصَّغِيرُ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ .

''اس کی سند میں کلام ہے، یہ صرف محمد بن مروان سدی صغیر نے بیان کی ہے اور وہ متروک ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 228/5)

۞ روایت ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي؛ سَمِعْتُهٗ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا؛ وُكِّلَ بِهَا مَلَكٌ يُبَلِّغُنِي، وَكُفِيَ بِهَا أَمْرُ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهٗ، وَكُنْتُ لَهٗ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا .

''میری قبر کے پاس درود پڑھیں گے، تو میں سنوں گا اور دور سے پڑھیں گے، تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا، جو درود مجھ تک پہنچائے گا۔ درود پڑھنے والے کے دنیا و آخرت کے معاملات سدھر جائیں گے اور میں اس کے لئے گواہ اور سفارشی بن جاؤں گا۔''

(شُعَب الإيمان للبَيهقي : 1481، تاريخ بغداد للخطيب : 3/291-292، واللّفظ لهٗ، التّرغيب والتّرهيب لأبي القاسم الأصبهاني : 1698)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن مروان سدی صغیر اور محمد بن یونس بن موسیٰ کدیمی ''وضاع'' ہیں۔

② اعمش کا ''عنعنہ'' ہے۔

تنبیہ:

سدی صغیر کی متابعت ابومعاویہ محمد بن خازم ضریر نے کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي؛ سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ بَعِيدٍ أُعْلِمْتُهُ.

''میری قبر کے پاس درود پڑھیں گے، تو میں خود سنوں گا اور اگر درود بھیجیں گے، مجھے بتا دیا جائے گا۔''

(الصّلاة على النّبي لأبي الشّيخ نقلًا عن جلاء الأفهام لابن القيّم، ص 19، الثّواب لأبي الشّيخ نقلًا عن اللّآلي المَصنوعة للسّيوطي :283/1)

سند ضعیف ہے۔

۱۔ ابوصالح عبدالرحمٰن بن احمد بن ابی یحییٰ اعرج کی توثیق نہیں، اگرچہ امام ابو الشیخ رحمہ اللہ (الطبقات :451/3) اور امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (اخبار اصبھان :113/3) نے اس کے حالات زندگی درج کیے ہیں۔

۲۔ اعمش کا عنعنہ بھی ہے۔

سوال: مختلف احادیث میں سچے خوابوں کو نبوت کا جزو بتایا گیا ہے، ان احادیث کا صحیح مفہوم کیا ہے، کیا یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں؟

جواب: وحی غیب کی خبریں معلوم کرنے کا ایک ذریعہ تھا، نبوت ختم ہونے سے وہ منقطع ہو چکا ہے، اب صرف سچے خواب باقی ہیں، اس سے دو چیزیں معلوم ہوتی ہیں، پہلی

یہ کہ اب وحی کا نزول نہیں ہوگا، دوسری یہ کہ اب نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا، یعنی ظلی و بروزی نبوت وغیرہ کا اگر وجود تھا بھی، تو نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد باقی نہیں رہا۔

نیک خواب نبوت کا جزو ہیں۔ اس بارے میں وارد احادیث باہم مختلف ہیں، علمائے امت نے ان احادیث کی تطبیق اور معنی ومفہوم کچھ اس طور بیان کیا ہے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (463ھ) فرماتے ہیں:

اِخْتِلَافُ آثَارِ هٰذَا الْبَابِ فِي عَدَدِ أَجْزَاءِ الرُّؤْيَا مِنَ النُّبُوَّةِ لَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدِي بِاخْتِلَافِ تَضَادٍّ وَتَدَافُعٍ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهٗ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنْ بَّعْضِ مَنْ يَّرَاهَا عَلٰى سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ خَمْسَةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ أَرْبَعَةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ خَمْسِينَ جُزْءًا أَوْ سَبْعِينَ جُزْءًا عَلٰى حَسَبِ مَا يَكُونُ الَّذِي يَرَاهَا مِنْ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَالدِّينِ الْمَتِينِ وَحُسْنِ الْيَقِينِ فَعَلٰى قَدْرِ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيمَا وَصَفْنَا تَكُونُ الرُّؤْيَا مِنْهُمْ عَلَى الْأَجْزَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ الْعَدَدِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ فَمَنْ خَلَصَتْ لَهٗ نِيَّتُهٗ فِي عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَيَقِينِهٖ وَصِدْقِ حَدِيثِهٖ كَانَتْ رُؤْيَاهُ أَصْدَقَ وَإِلَى النُّبُوَّةِ أَقْرَبَ .

”خواب کے اجزائے نبوت ہونے کی تعداد اگرچہ مختلف ہے، تاہم اس میں تضاد نہیں، واللہ اعلم! کیوں کہ بعض خواب چھیالیسواں اور بعض پینتالیسواں بعض چوالیسواں اور بعض پچیسواں یا سترواں جزو ہو سکتے ہیں۔ یہ خواب دیکھنے

والے کے حسب حال ہوتا ہے، وہ کتنا سچا، امانت دار، متدین اور عقیدے میں پختہ ہے۔ جیسی کسی کی کیفیت ہے، ویسا اس کے خواب کا معاملہ ہے۔ واللہ اعلم، جو خلوص نیت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرتا ہو، ایمان میں پختہ اور قول میں سچا ہو اس کے خواب زیادہ سچے اور نبوت کے زیادہ قریب ہیں۔''

(التّمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد :283/1)

حافظ خطابی رحمہ اللہ (388ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ النُّبُوَّةَ تَتَجَزَّأُ وَلَا أَنَّ مَنْ جَمَعَ هٰذِهِ الْخَلَالَ كَانَ فِيهِ جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ مُكْتَسَبَةٌ وَّلَا مُجْتَلَبَةٌ بِّالْأَسْبَابِ، وَإِنَّمَا هِيَ كَرَامَةٌ مِّنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَخُصُوصِيَةٌ لِّمَنْ أَرَادَ إِكْرَامَهٗ بِهَا مِنْ عِبَادِهٖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَاتِهٖ وَقَدِ انْقَطَعَتِ النُّبُوَّةُ بِمَوْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ وَجْهٌ آخَرُ وَهُوَ أَنْ يَّكُونَ مَعْنَى النُّبُوَّةِ هٰهُنَا مَا جَاءَ تْ بِهِ النُّبُوَّةُ وَدَعَتْ إِلَيْهِ الْأَنْبِيَاءُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، يُرِيدُ أَنَّ هٰذِهِ الْخَلَالَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءً ا مِّمَّا جَاءَ تْ بِهِ النُّبُوَّاتِ وَدَعَا إِلَيْهِ الْأَنْبِيَاءُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

''حدیث کا یہ معنی نہیں کہ نبوت ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتی ہے اور نہ ہی یہ مطلب ہے کہ جو ان خصائل کو جمع کر لے، اسے کسبی یا سببی نبوت حاصل ہو جائے گی۔ نبوت اللہ کی مرضی پر منحصر ہے، وہ جس پر چاہے کرم کر دے اور نبوت عطا کر دے، اللہ بخوبی جانتا ہے کہ کسے رسالت عطا کرنی ہے؟ اور نبی کریم ﷺ

کی وفات حسرت آیات کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ نبوت کا معنی نبوی تعلیمات اور انبیا کی دعوت سے بھی کیا جا سکتا ہے، تب اس حدیث کا معنی ہو گا کہ نیک خواب نبوت کی تعلیمات اور انبیائے کرام کی دعوت کے پچیس اجزا میں سے ایک جز ہیں۔'' (معالم السّنن : 4/107)

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (449ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ يَجِبُ أَنْ نَّعْلَمَ مَا مَعْنٰى كَوْنِ الرُّؤْيَا جُزْءًا مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فَلَوْ كَانَتْ جُزْءًا مِّنْ أَلْفِ جُزْءٍ مِّنْهَا لَكَانَ ذٰلِكَ كَثِيرًا فَنَقُولُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقِ : إِنَّ لَفْظَ النُّبُوَّةِ مَأْخُوذٌ مِّنَ النَّبَإِ وَالْإِنْبَاءُ، وَهُوَ الْإِعْلَامُ فِي اللُّغَةِ وَالْمَعْنٰى أَنَّ الرُّؤْيَا إِنْبَاءٌ صَادِقٌ مِّنَ اللّٰهِ، لَا كَذِبٌ فِيهِ كَمَا أَنَّ مَعْنَى النُّبُوَّةِ الْإِنْبَاءُ الصَّادِقُ مِنَ اللّٰهِ الَّذِي لَايَجُوزُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ فَتَشَابَهَتِ الرُّؤْيَا النُّبُوَّةَ فِي صِدْقِ الْخَبَرِ عَنِ الْغَيْبِ .

''نبوت کا ہزارواں جزو ہونا بھی بہت بڑی بات ہے، تو آخر کیوں خواب کو نبوت کا جز قرار دیا گیا، ضروری ہے کہ اس کے مفہوم کا ادراک کیا جائے، ملاحظہ کیجئے: نبوت کا لفظ خبر دینے سے ماخوذ ہے، معنی اس کا یہ ہے کہ خواب اللہ کی طرف سے سچی خبر ہے، اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ نبوت اللہ کی طرف سے سچی خبر ہے، یہ جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ تو یہاں خواب کو نبوت سے تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ خبر کی سچائی ہے۔'' (شرح صحيح البخاري : 9/517)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (597ھ) فرماتے ہیں:

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءً ا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ وَجْهَانِ : أَحَدُهُمَا : أَنَّ النُّبُوَّةَ لَمَّا كَانَتْ تَتَضَمَّنُ اطِّلَاعًا عَلٰى أُمُورٍ يَّظْهَرُ تَحْقِيقُهَا فِيمَا بَعْدُ، وَقَعَ التَّشْبِيهُ لِرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ بِهَا، وَالثَّانِي : أَنَّهٗ لَمَّا كَانَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ثَبَتَتْ نُبُوَّتُهُمْ بِمُجَرَّدِ الْوَحْيِ فِي النَّوْمِ، وَجَمَاعَةٌ أُخْرَى ابْتَدَءُ وا بِالْوَحْيِ فِي الْمَنَامِ ثُمَّ رَقُّوا إِلَى الْوَحْيِ وَالْيَقَظَةِ، حَسَنَ التَّشْبِيهِ، فَإِنْ قِيلَ : فَمَا وَجْهُ حَصَرَهَا بِسِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ؟ فَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَ فِي النُّبُوَّةِ ثَلَاثًا وَّعِشْرِينَ سَنَةً، أَقَامَ مِنْهَا بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً، وَكَانَ يُوحٰى إِلَيْهِ فِي مَنَامِهٖ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَّهِيَ نِصْفُ سَنَةٍ، فَصَارَتْ هٰذِهِ الْمُدَّةُ جُزْءً ا مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءً ا مِّنْ أَيَّامِ نُبُوَّتِهٖ وَقَدْ تَوَاطَأَ عَلٰى رِوَايَةِ هٰذَا اللَّفْظِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَأَخْرَجَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عُبَادَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَدْ رَوٰى مُسْلِمٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءً ا مِّنَ النُّبُوَّةِ، فَعَلٰى هٰذَا تَكُونُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ مُخْتَلِفَةٌ، فَأَدْنَاهَا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً ا

وَّأَعْلَاهَا مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ، وَقَالَ ابْنُ جَرِيرٍ : فَأَمَّا قَوْلُهُ : مِنْ سَبْعِينَ، فَعَامٌّ فِي كُلِّ رُؤْيَا صَالِحَةٍ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ، بِأَيِّ أَحْوَالِهٖ كَانَ وَعَلٰى أَيِّ حَالٍ رَّآهَا، وَأَمَّا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ فَحَالَةُ مَنْ يَّكُونُ مِنْ أَهْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي السَّبُرَاتِ، وَالصَّبْرُ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، قَالَ : وَقَدْ رُوِيَ : جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا، وَذٰلِكَ لِمَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَحْوَالِ .

''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزء ہے۔اس حدیث کے دو معنی ہیں۔ نبوت میں ایسے امور کی خبر ہوتی ہے، جنھوں نے بعد میں وقوع پذیر ہونا ہوتا ہے، چنانچہ مومن کے خواب کو بھی اسی سے تشبیہ دی گئی ہے۔تشبیہ کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض انبیا کی نبوت کا ثبوت یہ تھا کہ نیند میں ان کو اللہ کی طرف سے وحی ہوئی اور بعض انبیا کو نبوت سے پہلے سچے خواب آتے رہے، پھر انہیں حالت بیداری میں وحی ہونے لگی۔ یہاں سوال اٹھتا ہے کہ آخر چھیالیسواں جز کہنے کا کیا مقصد؟ بعض علما نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا عرصہ تئیس سال پر محیط ہے۔ تیرہ برس مکہ میں گزرے اور نبوت کے ابتداء میں چھ ماہ تک آپ ﷺ کو خواب آتے رہے، تو یہ مدت نبوت کے تئیس برس کا چھیالیسواں حصہ بنتی ہے۔ یہ چھیالیسویں جز والی حدیث صحیحین میں صحابہ کرام کی ایک جماعت، سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔صحیح مسلم کی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی

ایک روایت کے الفاظ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ خواب نبوت کا ستر واں جز ہے۔ اس حدیث کے مطابق مومن کے خواب کی مختلف کیفیات ہوتی ہیں۔ خواب کی ادنی کیفیت 70 واں جز اور اعلیٰ کیفیت چھیالیسواں جز ہے۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ 70 واں جز عام ہے، یہ وہ خواب ہے، جو ہر مسلمان دیکھتا ہے، وہ کسی بھی حالت و کیف میں ہو۔ جب کہ چھیالیسواں جز ان لوگوں کے لئے ہے، جو سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرتے ہیں، مکروہات پر صبر کرتے ہیں اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی روایت ہوا کہ خواب پینتالیسواں جز ہے، اسے بھی مختلف احوال و کیف پر محمول کیجئے۔'' (كشف المُشكِل من حديث الصّحيحين : 77/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ : لَمَّا كَانَتِ النُّبُوَّةُ تَتَضَمَّنُ اطِّلَاعًا عَلٰى أُمُورٍ يَّظْهَرُ تَحْقِيقُهَا فِيمَا بَعْدُ، وَقَعَ تَشْبِيهُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ بِهَا .

''ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبوت میں ایسے امور کی خبر ہوتی ہے، جنہوں نے بعد میں وقوع پذیر ہونا ہوتا ہے، مومن کے خواب کو بھی اسی سے تشبیہ دی گئی ہے۔''

(فتح الباري : 367/12)

مزید فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ التِّينِ : مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْوَحْيَ يَنْقَطِعُ بِمَوْتِي وَلَا يَبْقٰى مَا يُعْلَمُ مِنْهُ مَا سَيَكُونُ إِلَّا الرُّؤْيَا .

''بقول ابن تین، اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ میری وفات کے ساتھ ہی وحی

منقطع ہو جائے گی اور آئندہ کی خبریں صرف خواب کے ذریعے ہی بتائی جا سکیں گی۔'' (فتح الباري شرح صحيح البخاري: 376/12)

نیز فرماتے ہیں:

اَلرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَإِنْ كَانَتْ جُزْءً ا مِّنَ النُّبُوَّةِ فَهِيَ بِاعْتِبَارِ صِدْقِهَا لَا غَيْرُ وَإِلَّا لَسَا غَ لِصَاحِبِهَا أَنْ يُسَمّٰى نَبِيًّا .

''سچے خواب کو نبوت کا جز کہنے کی وجہ مشابہت سچائی ہے، کوئی اور نہیں، وگرنہ تو سچا خواب دیکھنے والا نبی کہلاتا۔''

(فتح الباري: 20/1)

مزید فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ : لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ .... وَظَاهِرُ الْاِسْتِثْنَاءِ مَعَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ أَنَّ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ أَنَّ الرُّؤْيَا نُبُوَّةٌ وَّلَيْسَ كَذٰلِكَ لِمَا تَقَدَّمَ أَنَّ الْمُرَادَ تَشْبِيهُ أَمْرِ الرُّؤْيَا بِالنُّبُوَّةِ أَوْ لِأَنَّ جُزْءَ الشَّيْءِ لَا يَسْتَلْزِمُ ثُبُوتَ وَصْفِهٖ لَهٗ كَمَنْ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَافِعًا صَوْتَهٗ لَا يُسَمّٰى مُؤَذِّنًا وَلَا يُقَالُ : إِنَّهٗ أَذَّنَ وَإِنْ كَانَتْ جُزْءً ا مِنَ الْأَذَانِ وَكَذَا لَوْ قَرَأَ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ قَائِمٌ لَّا يُسَمّٰى مُصَلِّيًا وَّإِنْ كَانَتِ الْقِرَاءَ ةُ جُزْءً ا مِّنَ الصَّلَاةِ وَيُؤَيِّدُهٗ حَدِيثُ أُمِّ كُرْزٍ ... قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ،

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ
.... وَلِأَبِي يَعْلٰى مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَّفَعَهُ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ
انْقَطَعَتْ وَلَا نَبِيَّ وَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلٰكِنْ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا :
وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِينَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ .

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''نبوت سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں۔''
یہاں استثنا کے ظاہری الفاظ سے اشتباہ ہوتا ہے کہ سچے خواب کو نبوت کہا گیا ہے، حالاں کہ ایسا نہیں ہے۔خواب کو نبوت کے ایک جز سے تشبیہ دی گئی ہے اور کسی چیز کے جز کے حصول سے اس چیز کا حصول لازم نہیں آتا، جیسے اگر کوئی بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کہے تو اسے موذن نہیں کہا جائے گا، حالاں کہ یہ کلمہ اذان کا ایک جز ہے۔اسی طرح کوئی قرآن کی آیت پڑھے، تو اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے نماز پڑھی ہے۔ حالاں کہ قرآن کی آیت پڑھنا نماز کا جز ہے۔۔۔اس مفہوم کی تائید سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ہوتی ہے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نبوت ختم ہو چکی اور اب صرف مبشرات باقی ہیں، اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، جب کہ امام ابن خزیمہ و امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ ...... مسند ابی یعلی میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں، مبشرات البتہ باقی ہیں، صحابہ نے عرض کیا: مبشرات سے کیا مراد

ہے؟ فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا ایک جزو ہے۔''

(فتح الباري : 375/12)

مزید فرماتے ہیں:

قَالَ الْخَطَّابِيُّ : قِيلَ : مَعْنَاهُ أَنَّ الرُّؤْيَا تَجِيءُ عَلٰى مُوَافَقَةِ النُّبُوَّةِ لَا أَنَّهَا جُزْءٌ بَّاقٍ مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَقِيلَ : الْمَعْنٰى أَنَّهَا جُزْءٌ مِّنْ عِلْمِ النُّبُوَّةِ لِأَنَّ النُّبُوَّةَ وَإِنِ انْقَطَعَتْ فَعِلْمُهَا بَاقٍ .

''حافظ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض کے مطابق خواب علم نبوت کی موافقت میں آتے ہیں، یہ نبوت کا جز نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خواب علم نبوت کا ایک جز ہیں، کیوں کہ نبوت تو ختم ہو چکی لیکن اس کا علم باقی ہے۔''

(فتح الباري : 363/12)

حافظ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الرُّؤْيَا إِنْ كَانَتْ لِنَبِيٍّ فَهِيَ وَحْيٌ وَّإِنْ كَانَتْ لِغَيْرِهٖ فَلَيْسَتْ وَحيًا، وَأَمَّا قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : إِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، فَإِنَّهٗ سَمّٰى مَا يَقَعُ لِغَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الرُّؤْيَا مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ عَلَى طَرِيقِ التَّشْبِيهِ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ النُّبُوَّةِ لٰكِنَّهَا تُشْبِهُهَا فِي صُورَتِهَا وَصِحَّتِهَا .

''یاد رکھئے کہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے، غیر نبی کا خواب وحی نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ سچے خواب مبشرات نبوت سے ہیں، تو یہ تشبیہ ہے، خواب نبوت تو نہیں، لیکن اپنی صورت اور سچائی میں نبوت کے مشابہ ضرور ہیں۔''

(طرح التّثریب : 183/4)

ابوزرعہ ابن عراقی رحمہ اللہ (826ھ) فرماتے ہیں:

لَا يُتَخَيَّلُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رُؤْيَا الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فَإِنَّ الرُّؤْيَا إِنَّمَا هِيَ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فِي حَقِّ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمْ السَّلَامُ وَلَيْسَتْ فِي حَقِّ غَيْرِهِمْ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَلَا يُمْكِنُ أَنْ يَّحْصُلَ لِغَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ وَإِنَّمَا الْمَعْنٰى أَنَّ الرُّؤْيَا الْوَاقِعَةَ لِلصَّالِحِ تُشْبِهُ الرُّؤْيَا الْوَاقِعَةَ لِلْأَنْبِيَاءِ الَّتِي هِيَ فِي حَقِّهِمْ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فَأَطْلَقَ أَنَّهَا مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ عَلٰى طَرِيقِ التَّشْبِيهِ، قَالَ الْخَطَّابِيُّ : وَإِنَّمَا كَانَتْ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فِي الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ دُونَ غَيْرِهِمْ لِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ يُوحٰى إِلَيْهِمْ فِي مَنَامِهِمْ كَمَا يُوحٰى إِلَيْهِمْ فِي الْيَقَظَةِ، ثُمَّ قَالَ : وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَاهُ أَنَّ الرُّؤْيَا تَجِيءُ عَلٰى مُوَافَقَةِ النُّبُوَّةِ لَا أَنَّهَا جُزْءٌ بَّاقٍ مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَقَالَ آخَرُ : مَعْنَاهُ إِنَّهَا جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَعِلْمُ النُّبُوَّةِ بَاقٍ وَّالنُّبُوَّةُ غَيْرُ بَاقِيَةٍ

''اس سے یہ دلیل نہیں لی جا سکتی کہ سچے خواب نبوت کا کوئی جزو ہیں، انبیا کے حق میں تو یقیناً ایسا ہی ہے، لیکن سب کے لئے ایسا نہیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ غیر نبی کو نبوت کا کوئی جز حاصل ہو جائے۔ مطلب یہ ہے کہ نیک آدمی کے خواب

انبیا کے خوابوں کے مشابہ ہوتے ہیں، تو یہاں تشبیہ بیان کی گئی ہے۔ خطابی کہتے ہیں کہ یہ خواب انبیا کے لئے تو نبوت کا جز ہوتے ہیں غیر انبیا کے لئے نہیں۔ انبیا کو نیند میں بھی اسی طرح وحی کی جاتی ہے جس طرح حالت بیداری میں کی جاتی ہے۔ اسی لئے بعض علما کہتے ہیں کہ خواب نبوت کی موافقت میں آتے ہیں، انہیں بذاتہ نبوت کا جز نہیں کہا جا سکتا۔ بعض علما نے کہا ہے کہ خواب علم نبوت کا جز ہیں اور نبوت کا علم باقی ہے، جبکہ نبوت باقی نہیں ہے۔''

(طرح التّثریب: 214/8)

علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (804ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ : إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، يَعْنِي بَعْدَهٗ، وَكَذَا رَوٰى مُفَسَّرًا : لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، يُرِيدُ أَنَّ الْوَحْيَ يَنْقَطِعُ بِمَوْتِهٖ، فَلَا يَبْقٰى مَا يُعْلِمُ أَنَّهٗ سَيَكُونُ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ .

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہ رہے گی، البتہ سچے خواب باقی رہیں گے۔ مراد یہ تھی کہ وحی آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی ختم ہو جائے گی اور آئندہ کی باتیں جاننے کا صرف ایک ذریعہ ہوگا، اچھے خواب۔''

(التّوضیح لشرح الجامع الصّحیح: 147/32)

نیز فرماتے ہیں:

مَعْنٰى «اِقْتَرَبَ الزَّمَانُ» فِيهِ أَقْوَالٌ : إِذَا دَنَا قِيَامُ السَّاعَةِ، قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : مَعْنَاهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، إِذَا اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، وَقُبِضَ

أَكْثَرُ الْعِلْمِ، وَدُرِسَتْ مَعَالِمُ الدِّيَانَةِ بِالْهَرَجِ وَالْفِتْنَةِ، فَكَانَ النَّاسُ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ يَحْتَاجُونَ إِلٰى مُذَكِّرٍ وَّمُجَدِّدٍ لِّمَا دُرِسَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا كَانَتِ الْأُمَمُ قَبْلَنَا تَذْكُرُ بِالنُّبُوَّةِ، فَلَمَّا كَانَ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ خَاتَمَ الرُّسُلِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الزَّمَانِ مَا يُشْبِهُ الْفَتْرَةَ عُوِّضُوا بِمَا مُنِعَ مِنَ النُّبُوَّةِ بَعْدَهٗ بِالرُّؤْيَا الصَّادِقَةِ الَّتِي هِيَ جُزْءٌ مِّنْ كَذَا الْآتِيَةِ بِالتَّبْشِيرِ وَالْإِنْذَارِ.

''میرے مطابق اِقْتَرَبَ الزَّمَانُ'' کا معنی قرب قیامت ہے۔ابن بطال اس کا معنی یہ بیان کرتے ہیں: جب قیامت قریب آ جائے گی اور علم کا کثیر حصہ اٹھا لیا جائے گا، ہرج (قتل) اور فتنہ کی وجہ سے دیانت کے نشان مٹ جائیں گے، لوگ فترۃ (انقطاع وحی) کی کیفیت میں ہوں گے، جن کو ایک واعظ اور دین کے مٹائے ہوئے نشانات کو ایک مجدد کی ضرورت ہوگی، پہلی امتوں کی طرف ایک نبی بھیج دیا جاتا تھا، لیکن ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اور نبوت کے بعد قریب الفترۃ زمانے میں سچے خوابوں کا آپشن باقی رکھا گیا جو کہ بشارت دینے اور ڈرانے کے لئے نبوت کا ایک جز ہیں۔''

(التّوضیح لشرح الجامع الصّحیح: 32/203-204)